محقق ومحدث العصر

# شعیب الارناؤوط رحمہ اللہ تعالیٰ

## شخصیت + خدمات

ترجمہ مولانا
ندیم شہباز جامعہ سلفیہ

عالم اسلام ایک عظیم محدث، محقق، ادیب، شاعر اور علوم وفنون کے ماہر استاد سے محروم ہو گیا۔ میری مراد فقیہ العصر اور محدث العصر شعیب الارناؤوط رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد شعیب الاناؤوط رحمہ اللہ کی وفات عالم اسلام کے لیے بہت بڑا دھچکا اور ایسا خلا ہے جو مدتوں پُر نہیں ہو سکتا۔ گویا افق علم سے ایک اور درخشندہ ستارہ ڈوب گیا۔ جس کے دوبارہ طلوع ہونے کی صرف آرزو ہی کی جا سکتی ہے۔

شیخ شعیب الارناؤوطؒ دمشق میں 1346ھ بمطابق 1928ء کو پیدا ہوئے مرحوم کے والد گرامی 1997 میں البانیا کے دارالحکومت ''اشکودرا'' سے ہجرت کر کے دمشق پہنچے تھے۔ ان دنوں البانیا میں سیکولرازم اپنے پنجے گاڑ رہا تھا۔ شیخ شعیب رحمہ اللہ نے دمشق میں نشوونما پائی دمشق کے مراکز علم ودانش؟ الفتح الاسلامی اور المعہد ی العربی الاسلامی جیسے جلیل القدر انسٹی ٹیوٹ سے فیض حاصل کیا۔ شیخ موصوف کی طبیعت تخلیقی افکار کی حامل تھی۔ وہ مروجہ افکار سے ہٹ کر سوچتے تھے۔

الارناؤوط کا لفظ ترکیوں نے اہل البان کے لیے بولا تھا۔ جو رفتہ رفتہ زبان زد عام ہو گیا۔ درحقیقت شعیب رحمہ اللہ کو الارناؤوط کے بجائے ''الالبانی'' کے لقب سے ملقب ہونا چاہئے تھا لیکن زبان زد عام وخاص ہونے کی وجہ سے الارناؤوط ہی مشہور ہو گئے جبکہ علامہ العصر ناصر الدین البانی رحمہ اللہ جو کہ البانیا میں پیدا ہوئے اوران کی نسبت اسی ملک سے منسوب ہوئی۔

علامہ شعیب الارناؤوط اپنا زیادہ تر وقت دمشق کی معروف لائبریری المکتبہ الظاہریہ میں گذارتے اس لائبریری کی خصوصیت اس میں موجود وہ مخطوطات تھے جو برس ہا برس سے اس کی زینت تھے۔ علامہ شعیب رحمہ اللہ کو مخطوطات دیکھنے پرکھنے اور اس کے خطوط

کو جانچنے اور ان مخطوطات میں موجود مشکلات اور صعوبتوں کو حل کرنے کا انتہائی زیادہ شوق تھا۔ یہاں تک کہ وہ مخطوطات کی زبان سمجھنے میں ماہر ہوگئے۔علاوہ ازیں مرحوم کوادب عربی سے انتہائی زیادہ لگاؤ تھا وہ ایسی قابل قدر زبان کی عمدگی' حسن اسلوب اور اس میں موجودفن اشعار کے گرویدہ تھے وہ عربی زبان کی مہارت کوعلوم وفنون کی چابی خیال کرتے تھے۔ بلاشبہ جسے جنت کی زبان پر دسترس حاصل ہو جائے وہ سمجھ لے اللہ نے علوم وفنون کے ۔دروازے اس پر کھول دیئے شیخ شعیب الارناؤوط رحمہ اللہ نے عرصہ دراز شیخ علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کے سامنے زانوتلمذ طے کیا اور علوم حدیث میں مہارت حاصل کی پھر علامہ البانی رحمہ اللہ اور محقق العصر شیخ عبدالقادر الارناؤوط کی معیت میں 1957ء میں شیخ زہیر الشاویش کے قائم کردہ ادارے المکتب الاسلامی میں تحقیقاتی عمل کا آغاز فرمایا اس وقت اس ادارے کا نام دار السلام تھا جو بعد میں المکتب الاسلامی کے نام سے موسوم ہوا۔

شیخ شعیب رحمہ اللہ کے لیے شہرت کی بلندیوں تک پہنچنے کے لیے اس ادارے میں کام کرنا نقطہ آغاز ثابت ہوا شیخ موصوف رحمہ اللہ نے اس ادارے میں 1377ھ المطابق 1958ء سے لیکر 1397 المطابق 1978ء تک کام کیا بعدازاں شیخ شعیب رحمہ اللہ سے استاد رضوان دعبول کے بیروت میں 1970 کو قائم کردہ ادارے موسۃ الرسالہ' میں اپنے ہنر کو آزمایا اس ادارے میں آپ نے مستقل طور پر الگ سے ایک تحقیقی شعبے کا قیام وانشاء فرمایا اس شعبے میں بہت سے احباب فن کام کرتے تھے اور موصوف ان کی نگرانی فرماتے اور تحقیق کے میدان میں انہیں جدید رموز سے آشنا بھی فرماتے اس طرح آپ کے علم وفضل سے ان کو فیضیاب اور سیراب ہونے کا موقع بھی میسر آجاتا۔

شیخ موصوف 1402ھ 1982ء کو عمان چلے گئے اور مستقل وہیں سکونت اختیار کرلی اور اردنی نیشنلٹی حاصل کرلی اور وہاں ایک عظیم ادارہ تحقیق کا قیام عمل میں لایا جس کے رئیس خود شعیب الارناؤوط رحمہ اللہ تھے وہ اس ذمہ داری کے ساتھ ساتھ دمشق میں موجود ادارہ تحقیق کا اشراف بھی فرماتے رہے۔لیکن اب مرکزی حیثیت اس اردنی ادارے کو حاصل

ہوگئی۔ شعیب الارناؤوط رحمہ اللہ اپنے منہج تحقیق میں مخطوطات میں موجود قواعد خطیہ پر اعتماد کرتے اور بڑی باریک بینی سے عبارات کا جائزہ لیتے وہ متقدمین کے اسلوب پر تنقید ضرور کرتے لیکن ان کے فضل وکمال کا اعتراف بھی کرتے ان کی کوشش ہوتی کہ مختلف فیہ مسائل میں اجتہاد کا راستہ اپنایا جائے اور مضبوط دلیل کی بنیاد پر ہی کسی موقف کو راجح قرار دیا جائے اور مخالفین کے مؤقف کو عمدہ اور بہترین اخلاقی اسلوب کے دائرے میں رہتے ہوئے رد کیا جائے۔ شیخ الارناؤوط رحمہ اللہ ایک ہی وقت میں دمشق اور عمان کے تحقیقاتی اداروں کا اشراف فرماتے تھے ان کی خوبی یہ تھی کہ بڑی تیزی سے اپنا کام مکمل کرتے اور انتہائی مضبوط موقف اختیار کرتے۔ جبکہ ان سے پہلے تحقیقاتی کام بڑی سست روی کا شکار تھا اور یہ کام چند گنے چنے افراد ہی سرانجام دیتے تھے ان کا کام کسی وسیع پیمانے پر نہ تھا اور ان نامور لوگوں میں سے ابراہیم الزبیق' احمد برھومہ' ڈاکٹر حسان الطیان' سعید اللحام' عادل مرشد' ڈاکٹر عمر القیام' مامون الصاغرجی' محمد اشرف اتاسی' ڈاکٹر محمد کامل القربلی' محمد نعیم العرقسوسی' محمد یوسف الجوارنی' اور بشار عواد معروف کے نام سرفہرست ہیں ان میں سے موخرالذکر ڈاکٹر بشار برے بڑے محققین کے لیے مرجع کی حیثیت رکھتے تھے......

ڈاکٹر شعیب الارناؤط نے علامہ روزی کی کتاب مسند ابی بکر الصدیق کی تحقیق سے کام کا آغاز فرمایا۔ بعدازاں چند حنبلی مسلک کی کتب اور فن ادب کی مؤلفات تک دائرہ تحقیق بڑھایا۔ ان کی مشہور ترین کتب جن کی انہوں نے اکیلے تحقیق فرمائی یا تحقیق میں مشارکت فرمائی علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق تصنیف سیر اعلام النبلاء (25 مجلد) اور امام اہل السنۃ امام احمد رحمہ اللہ کی مسند (52 مجلد) ہیں شعیب رحمہ اللہ کی صلاحیتیں ان دونوں کتابوں کی تحقیق میں ابھر کر سامنے آئیں انہوں نے ان کتب کی تحقیق میں خصوصی طور پر رواۃ کے حالات زندگی اور حدیث نبوی کی تشریح وتحقیق میں توجہ مبذول فرمائی۔ انہوں نے مزید برآں علامہ نووی کی متداول کتاب روضۃ الطالبین (12 مجلد)

علامہ بغوی کی شرح السنہ (16 مجلد) علامہ ابن مفلح الحنبلی کی المبدع فی شرح المقنع (10 مجلد) علامہ ابن حبان رحمہ اللہ کی الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان (18 مجلد) علامہ ابن الوزیر کی العواصم من القواصم فی الذب من سنۃ ابی القاسم (9 مجلد) علامہ طحاوی رحمہ اللہ کی شرح مشکل الاثار (16 مجلد) علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ کی زادالمسیر فی علم التفسیر (9 مجلد) علامہ الدار قطنی کی سنن الدار قطنی (6 مجلد) علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کی فتح الباری (26 مجلد) کی تحقیق بھی فرمائی علاوہ ازیں سنن اربعہ اور صحیح البخاری کی تحقیق بھی آپ ہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور امام حاکم کی مستدرک حاکم کی تحقیق پر کام جاری تھا کہ آپ خالق حقیقی کو جا ملے امید ہے مستدرک حاکم پر تحقیقی کام پایہ تکمیل کو ضرور پہنچے گا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ علامہ شعیب رحمہ اللہ نے الگ سے کوئی کتاب تالیف نہیں فرمائی ان کی ساری توانائیاں تحقیقی کام کے لیے وقف تھیں وگرنہ وہ تو ایک عظیم پایہ شاعر بھی تھے جس کا وہ اظہار نہ کرتے اگر ان کے اشعار کو یکجا کیا جائے تو ایک ضخیم دیوان مرتب ہوسکتا ہے۔

علامہ شعیب الارناؤوط رحمہ اللہ سادہ دل' انتہائی متواضع' فیاض اور زاہدانہ طبیعت کے مالک تھے۔ وہ علم کے طالبین سے محبت کرتے ان کی تلاش میں رہتے اور ہر وقت تعلیم و تعلم میں اپنا وقت صرف کرنے کی کوشش کرتے ان کی خوبی یہ بھی تھی کہ وہ تمام طلباء پر عرب یا غیر عرب اپنا مال خرچ کرنے کو سعادت خیال کرتے جس سے ان کی طلباء سے الفت میں مزید اضافہ ہوتا۔ وہ بڑی فصاحت اور متانت سے گفتگو فرماتے۔ ان کا گھر ہر وقت تشنگان علم کے لیے کھلا رہتا وہ اسناد اور ڈگریوں کے حصول پر یقین نہ رکھتے تھے بلکہ وہ اسناد کے حصول کو مفت کا ضیاع خیال کرتے وہ ان کے حصول کو فخر و مباہاۃ کا درجہ دیتے خود ان کے پاس شیخ عبداللہ الہرری رحمہ اللہ کی دی ہوئی ایک ڈگری موجود تھی لیکن جیسے ہی ان پر ان

ڈگریوں کی حقیقت آشکارا ہوئی تو اسے بھی پھاڑ ڈالا وہ مطالعہ پر یقین رکھتے اور اپنے اندر علمی قابلیت پیدا کرنے پر زور دیتے۔

علامہ شعیب رحمہ اللہ ویسے تو حنفی المذہب تھے لیکن وہ دلیل کے ساتھ چلتے وہ کسی بھی رائے کے قیام میں تقلید کو انتہائی ناپسند فرماتے اور فرمایا کرتے تھے لوگو اپنی عقل کسی کو نہ بیچو۔

علامہ شعیب رحمہ اللہ کے ایک شاگرد سے ان کے تلامذہ کی قلت کا سبب پوچھا گیا کہ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی نسبت ان کے شاگرد کم اور ان کی شہرت محدود کیوں تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ دراصل علامہ البانی رحمہ اللہ کا ایک خاص مشروع اور ہدف تھا کہ وہ اپنے خاص طریقے پر سلفی دعوت کی نشرواشاعت چاہتے تھے جبکہ موصوف رحمہ اللہ ہمہ وقت دائرہ تحقیق میں مصروف رہتے لیکن اس کے باوجود ان کو شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا جانشین سمجھا جاتا تھا علامہ البانی کی بیٹی نے ایک دفعہ اپنے والد سے سوال کیا تھا کہ آپ کا علم حدیث میں خلیفہ کون ہوگا۔ تو انہوں نے فرمایا شعیب ہوگا۔

علامہ شعیب الارناؤوط رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ جمعرات کے دن ماہ محرم 1438ھ المطابق ماہ اکتوبر 2016ء کو عمان میں انتقال فرما گئے۔ اور اگلے دن بعد از نماز جمعہ عمان کے محلے شمیسانی کی جامع مسجد الفیحاء میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور وہیں مدفون ہوئے۔

دنیا ازل سے ابھی تک قائم ودائم ہے جس میں لوگوں کا آنا جانا لگا رہے گا لیکن شیخ شعیب الارناؤوط جیسے باکمال محدث ومحقق کا ملنا محال نہیں تو کم از کم ان جیسے عالم، فاضل کامل جانا انتہائی دشوار ضرور ہوگا ان کی کاوشیں اور آثار علمیہ مدتوں ان کے تذکرہ خیر اور ہر قاری اور باعث کے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی دعاؤں کا سبب ضرور بنتے رہیں گے اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صدیقین اور شہداء کا ساتھ نصیب فرمائے۔(آمین)